سوال

ہ اور اس 120 تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

بعد!

نہیں :

ن فرعلیمابا وحکیما ۱۱ ۔۔۔ سورۃ النساء

یے :

«اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ أَعۡطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ» سنن أبی داوٗد علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

کہ اللہ تعالی نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا وارث کیلئے وصیت نہیں ہے۔

ی ورثا میں سے ہے، اس لئے اس کیلئے وصیت جائز نہیں، الّا یہ کہ دیگر ورثا راضی ہوجائیں۔

2۔ درج بالا سوال سے محسوس ہوتا ہے کہ مرنے والے شخص کے ورثا صرف اس کی بیوہ، والدین اور ایک سے زیادہ بھائی ہیں۔

بیوہ کی اولاد نہ ہونے پر-چوتھائی حصہ (فرضی) ملے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۔۔۔ ۱۲ ۔۔۔ النساء

کہ ''ان (بیویوں) کے لئے تمہارے ترکہ کا چوتھائی حصہ ہوگا اگر تمہاری اولاد نہ ہو۔''

والدہ کی موجودگی میں چھٹے حصے (فرضی) کی وارث ہوگی، فرمانِ باری ہے :

فَإن لم يَكن لَہ وَلَدٌ وَوَرِثَہ أَبَواہُ فَلِأُمِّہِ الثُّلُثُ   فَإن كانَ لَہ إخوَةٌ فَلِأُمِّہِ السُّدُسُ ۔۔۔النساء

یعنی اگر میت کے (کئی) بھائی ہوں تو ماں کیلیۓ چھٹا حصہ ہے۔

پہلے ذوی الفروض کو ان کا حصہ دیا جائے گا، باقی بچ جانے والا عصبہ کا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے :

«أَلحِقُوا الفَرائِضَ بِأَهلِها فَما بَقِيَ فَلِأَولىٰ رَجُلٍ ذَكَرٍ» ۔۔۔ صحيح البخاري و مسلم

’’مقرر کردہ حصے (اصحاب الفروض) کو دینے کے بعد جو باقی بچ جائے تو وہ سب سے قریبی مرد (عصبہ) کیلئے ہے۔‘‘

کل 12 حصے کیے جائیں گے، جن میں سے بیوہ کو 3 (چوتھائی) حصے، ماں کو 2 (چھٹا) جبکہ باقی 7 باپ کے

کل حصص..........12

بیوی..........4 1..........3

ماں..........6 1..........2

باپ.....................7

بھائی..........محروم..........0

بھی بیوہ چوتھائی کی حقدار ہوگی۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3